سوال

زندہ کا (610)؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ں ۱۹۹۲ء کے موقع پر حسب سابق بیعت عام منعقد ہوئی ہے۔ اس کے اختتام الفاظ تھے: ''بیعت کی ہم نے حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر انعام کے واسطے سے۔ ''(واضح رہے کہ یہ بیعت تبلیغی جماعت کے موجودہ امیر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے لی)

مریہ ہے کہ آیا اس نوع کی بیعت جس میں فوت شدہ شخص کے ہاتھ پر بالواسطہ یا بلاواسطہ بیعت ہو، قرآن وسنت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ (عبدالمجید گوندل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

لی بیعت امرِ محدث (بدعتی کام) ہے۔ شریعت اسلامی میں اس کا کوئی جواز نہیں اور نہ صحابہ کرام اور ائمہ دین سے اس کی سند دستیاب ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔ صحیح حدیث میں ارشادِ نبوی ہے:

'مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَهُوَ رَدٌّ' (صحيح البخاري، بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، رقم: ۲۶۹۷)

لوئی دین میں اضافہ کرتا ہے وہ مردود ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:454

محدث فتویٰ